



سوال

(222) پیر مقرر کر کے اس کی بیعت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے: انسان کو ضرور چاہیے کہ کسی اچھے برہیزگار عالم کو اپنا پیر بنالے اس کے ہاتھ پر بیعت ہو جائے اور بحر کا خیال ہے کہ کوئی ضرورت نہیں پیر مقرر کرنے کی، پیر تو قرآن و حدیث ہے ہے اسی کو اپنا پیر بنالے۔ کون حق بجانب ہے؟ اور اللہ و رسول کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کو پیر بنانا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا کسی مسلمان کے لیے بھی ضروری نہیں ہے۔ پیری مریدی کے ضروری ہونے کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے اور ہندوستان کی موجودہ پیری مریدی تو مسلمانوں کی اصلاح و تربیت اور دینی و دنیوی سر بلندی و کامرانی کا ذریعہ بننے کے بجائے بالعموم صدقہ خوری اور نذرانے وصول کرے کے غریب مریدوں کی جبین خالی کرنے کا ذریعہ اور پورپوروں یک عیاسی کا کامیاب وسیلہ ہے۔ حکیم مشرق سرا اقبال مرحوم نے سچ فرمایا ہے:

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
شہری ہو، دیہاتی ہو، مسلمان ہے سادہ
مانند بتاں پچتے ہیں کعبے کے برہمن
نذرانہ نہیں، سود ہے پیر ان حرم کا
ہر خرقة، سالوس کے اندر ہے مہاجن
میراث میں آئی ہے انھیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عتقالموں کے نشیمن!

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان صرف کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کو اپنے لیے اسوہ بنائے۔ آل حضرت ﷺ فرماتے ہیں: تزکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتہما کتاب اللہ وسنتہ رسولہ (موطا)



مجلس البحوث الإسلامية
محدث فتوى

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى شيخ الحديث مباركپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الإمارة

صفحہ نمبر 425

محدث فتویٰ